70270 ـ غلط قرآن پڑھنے والے کے پیچھے نماز ادا کرنا

سوال

جس مسجد میں میں نماز ادا کرتا ہوں اس کا امام سورۃ الفاتحہ میں غلطیاں کرتا ہے، پیش کی جگہ زبر اور پیش کی جگہ زیر پڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے آیت کا معنی بدل جاتا ہے تو کیا اس کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح ہے ؟ ہماری مسجد میں نماز کے بعد ایک بدعت بھی پائی جاتی ہے وہ یہ کہ اجتماعی صورت میں سو بار یا لطیف کا ورد کیا جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر کوئی امام یا مقتدی قرآت فاتحہ میں غلطی کرے جس سے آیات کا معنی بدل جائے تو اس کی نماز باطل ہے؛ کیونکہ سورۃ الفاتحہ نماز کے ارکان میں سے ایک رکن ہے، اس پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنی قرآت صحیح کرے، اور صحیح طریقہ سے سورۃ الفاتحہ پڑھنا سیکھے، لیکن اگر وہ اس تعلیم میں جدوجھد اور کوشش کرنے کے باوجود صحیح کرنے سے عاجز ہو تو پھر اللہ تعالی کسی نفس کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، لیکن اگر وہ امام ہو تو پھر اس کے پیچھے بھی وہی شخص نماز ادا کرے جو اس طرح غلط پڑھنے والا ہے یا اس سے بھی کم صحیح سورۃ فاتحہ پڑھتا ہو.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قرآت میں لحن یعنی غلطیاں کرنے والے کا امامت کرانا مکروہ ہے؛ پھر دیکھا جائیگا کہ: اگر اس کی غلطی معنی میں تبدیلی کا باعث نہیں بنتی مثلا الحمد للہ میں ہاء پر پیش پڑھنا تو اس کی اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح ہے.

لیکن اگر معنی میں تبدیلی کا باعث بنتی ہو مثلا انعمت میں تاء پر پیش پڑھنا یا پھر اس پر زیر پڑھنا تو اس کی نماز باطل ہو جائیگی، اور مثلا اس کا قول: الصراط المستقین؛ اگر تو اس کی زبان اس کے اختیار میں اور لکنت نہ پائی جائے اور اس کے لیے اس کو سیکھنا ممکن ہو تو اس کی تعلیم لازم ہے، لیکن اگر وہ ایسا نہ کر سکتا ہو اور وقت تنگ ہو تو نماز ادا کر لے اور پھر قضاء کرے اور اس کی اقتدا میں نماز ادا کرنا جائز نہیں.

اور اگر زبان میں لکنت ہو یعنی زبان اس کی فرمانبردار نہ ہو یا پھر وہ نہ گزرا ہو جس میں اس کو سیکھنا ممکن ہو

اگر یہ غلطی سورۃ فاتحہ میں ہو تو اس کے پیچھے اس جیسے شخص کی نماز صحیح ہو گی، اور صحیح زبان والے شخص کی اس کے پیچھے اور پڑھے ہوئے شخص کی ان پڑھ شخص کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہو گی، اور اگر فاتحہ کے علاوہ میں غلطی ہو تو اس کی اپنی اور اس کے پیچھے والے کی بھی نماز صحیح ہو گی " انتہی

دیکھیں: روضة الطالبين (1 / 350).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر غیر پڑھا لکھا کسی غیر پڑھے لکھے اور پڑھے ہوئے دونوں کی امامت کرائے پڑھا لکھا اکیلا نماز دھرائے گا، امی یعنی ان پڑھ وہ ہے جسے سورۃ فاتحہ اچھی طرح پڑھنی نہ آتی ہو یا اس کا کچھ حصہ نہ پڑھ سکتا ہے، یا پھر اس کا کوئی حرف نہ پڑھ سکتا ہو.

اور اگر وہ اس کے علاوہ اچھا پڑھ سکتا ہو تو اچھا پڑھنے والے کی امامت کرانا جائز نہیں، اور اپنے جیسے کی امامت کرانا صحیح ہے.

پھر کہتے ہیں:

" اور جس نے عاجز ہونے کی بنا سورۃ فاتحہ کا کوئی حرف چھوڑ دیا، یا اسے کسی اور حرف میں تبدیل کر دیا جیسا کہ تتلانے والا شخص راء کو غین بنا دیتا ہے، یا پھر ہکلانے والا جو ایك حرف کو دوسرے میں مدغم کر دیتا ہے، یا کوئی ایسی غلطی کرے جس سے معنی ہی بدل جائے مثلا کوئی شخص اياك کی کاف پر زیر پڑھے یا انعمت کی تاء پر پیش پڑھے اور اس کی اصلاح اور صحیح کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ امی یعنی ان پڑھ کی طرح ہی ہے اس کے لیے قارئ یعنی پڑھے ہوئے کی امامت کرانا صحیح نہیں.

ان میں سے ہر ایك کے لیے اپنے جیسے شخص کی امامت کرانا جائز ہے؛ کیونکہ وہ دونوں ان پڑھ ہیں، اس لیے دونوں کے لیے ایك دوسرے کی امامت کرانی جائز ہوئی، بالکل ان دو اشخاص کی طرح جو کچھ بھی صحیح نہ پڑھ سکتے ہوں.

اور اگر وہ اس میں سے کچھ کو صحیح کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں اور وہ اس کی اصلاح نہ کرے یعنی صحیح نہ پڑھے تو اس کی نماز صحیح نہیں، اور نہ ہی اس کی اقتدا کرنے والے کی نماز صحیح ہو گی"

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" بہت زیادہ غلط پڑھنے والے شخص کے لیے امامت کرانا مکروہ ہے جو معنی تبدیل نہ کرتا ہو، امام احمد نے یہی بیان کیا ہے، اور جو غلطی نہیں کرتا اس کی نماز صحیح ہو گی، کیونکہ اس نے قرآت کا فرض ادا کر دیا ہے.

اور اگر سورۃ فاتحہ کے علاوہ کسی اور آیت میں معنی تبدیل کر دیا تو اس کی نماز صحیح ہونے کو نہ تو ممنوع کیا جائیگا اور نہ ہی اس کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کو لیکن اگر وہ تعمدا اور جان بوجھ کر ایسا کرے تو دونوں کی نماز باطل ہو جائیگی....

لیکن اگر اس کی غلطی کی بنا پر آیات کا معنی تبدیل نہیں ہوتا تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے، لیکن اس کے لیے قرآت سیکھنا واجب ہے.

اور اگر اس کی غلطی سورۃ فاتحہ کے علاوہ کسی اور آیت میں ہو اس کی نماز میں نقص تو ہو گا لیکن باطل نہیں ہو گی اور کسی متقن قارئ کے پیچھے نماز ادا کرنا غلط قرآت والے شخص کے پیچھے نماز ادا کرنے سے بلاشك زیادہ اولی ہے، اور ذمہ داران کے لیے اس طرح کے جاہل لوگوں کو نماز کی امامت کے لیے مقرر کرنا جائز نہیں، اگر ایسا کرینگے تو وہ بھی ان کے ساتھ گناہ میں شریك ہونگے "

دیکھیں: المغنی (3 / 29 - 32) طبع ھجر

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں:

" لیکن اگر وہ غلط پڑھتا ہو اور اس کی غلطی سے معنی تبدیل نہ ہو تو میسر ہونے کی صورت میں صحیح قرآت کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کرنا اولی اور بہتر ہے.

لیکن اگر اس کی غلطی سورۃ فاتحہ میں ہو اور معنی تبدیل کر دے تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا باطل ہے، کیونکہ یہ اس کے غلط پڑھنے کی بنا پر ہے نہ مثلا جو شخص ایاك نعبد میں کاف پر زیر پڑھ یا پھر انعمت علیھم کے تاء پر پیش یا زیر پڑھ لے.

اور اگر اس کا حفظ کمزور ہونےکی بنا پر غلطی ہو تو اس کے علاوہ دوسرا شخص جو زیادہ حافظ ہے اس کو امام بنانا اولی اور بہتر ہے "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 527).

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك امام قرآن مجید کی تلاوت میں غلطیاں کرتا ہے بعض اوقات قرآنی آیات میں حروف زیادہ کر دیتا ہے یا کم پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

اگر تو اس کی غلطی آیات کے معانی کو تبدیل نہ کرے ت واس کے پیچھے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں مثلا الحمد للہ رب العالمین میں رب کی باء پر زبر یا پیش پڑھے، اور اسی طرح الرحمن کے نون پر زبر یا پیش.

لیکن اگر اس غلطی سے معانی تبدیل ہو جاتے ہوں اور اسے سکھانے اور اس کی غلطی بتانے کے باوجود وہ اسے صحیح نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز ادا نہ کی جائے، مثلا اياك نعبد میں كاف پر زیر پڑھ دے، یا انعمت کی تاء پر پیش یا زیر پڑھ دے، اگر وہ سکھانے سے سیکھ جائے اور لقمہ دینے سے غلطی کی اصلاح کر لے تو اس کی نماز اور قرآت صحیح ہے.

ہر حال میں مسلمان کے لیے مشروع ہے کہ وہ اپنے بھائی کو نماز کی حالت میں یا نماز سے باہر ہر وقت تعلیم دے، اور جب وہ غلطی کرے تو اسے غلطی کا لقمہ دے، اور جب وہ جاہل ہو تو اسے تعلیم دے اور جب قرآن بھول جائے تو وہ اس کی تصحیح کرے "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (12 / 98 ـ 99).

دوم:

رہا مسئلہ یا لطیف کا سو بار ورد کرنا: تو بلاشك و شبہ یہ بدعت ہے اگر مسلمان شخص صرف اکیلا کلمہ یا لطیف کہتا رہے تو یہ بدعت ہو گی کیونکہ یہ جملہ مفیدہ نہیں ہے، یہ اللہ کے لیے ندا اور پکار تو ہے لیکن اس کے بعد کیا ہے ؟

کیا وہ اپنے رب سے کچھ طلب کر رہا ہے ؟ کیا اس کے بعد وہ اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنا چاہتا ہے ؟ اس میں سے کچھ بھی نہیں، اور پھر اگر یہ اجتماعی صورت میں ورد کیا جائے تو یہ ایك اور بدعت ہو گی.

مزید آپ اس کے متعلق درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (26867) اور (22457) کے جوابات.

واللہ اعلم .